سوال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ٹیکس بچانے کے لیے رسید آدھی بنانا۔

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سب سے پہلے اس بات کا طے ہونا ضروری ہے کہ کیا مسلمان حکمران اپنی رعایا پر کسی قسم کا ٹیکس لگا سکتا ہے یا نہیں۔ اگر مسلمان حکمران کسی ہنگامی صورت میں اجتماعی معاملات میں تعاون کے طور پر عوام کے مخصوص یعنی اہل ثروت طبقہ سے اگر کچھ وصول کرتا ہے تو یہ جائز ہے بشرطیکہ وہ اس ٹیکس کو ناگزیر اجتماعی معاملات میں صرف کرے لیکن فی زمانہ ہم دیکھتے ہیں کہ آج نہ تو صحیح معنوں میں ہمیں کوئی ایسا حکمران دکھائی دیتا ہے اور نہ ہی وہ یہ ٹیکس مسلمانوں کے اجتماعی معاملات میں انصاف کے ساتھ صرف کرتے ہیں۔ موجودہ ٹیکسوں پر علماء کی دو آراء ہیں: 1۔ یہ ٹیکس ظلم ہے 2۔ جائز ہے۔ اور اس ٹیکس کو ظلم سمجھنے والے لوگ اس سے بچنے کے لیے غصب پر محمول کرتے ہوئے جھوٹ بولنے کی اجازت دیتے ہیں۔ اور جو لوگ اسے جائز سمجھتے ہیں وہ اس کی مخالفت کے قائل ہیں۔ ہمارا موقف اس میں یہ ہے کہ اگر کسی نے حکومت کے ساتھ کوئی معاہدہ کی شکل کہ جس میں حکومت نے شرط رکھی ہو کہ ہم آپ کو شہریت تب دیں گے جب تک آپ کے ان کے احکام کو نہ مانیں تو اس صورت میں ان کی بات ماننا معاہدے کے تحت ضروری ہے لیکن اس میں غیر شرعی امور شامل نہیں ہیں۔ ٹیکس چونکہ ناموافق حالات میں اجتماعی کاموں کے لیے جائز ہے لیکن یہ جن امور پر صرف ہو رہا ہے ان میں انصاف سے کام نہیں لیا جا رہا۔ ان حالات میں اگر ٹیکس سے متعلقہ حکومت کے ساتھ کوئی معاہدہ ہوا ہے تو اس کی پاسداری ضروری ہے اور ٹیکس کی ادائیگی کرنا چاہیے بصورت دیگر اگر اس سے بچنے کے لیے کوئی راہ نکالی جا سکتی ہے تو جائز ہے۔ واللہ اعلم

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث